590

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،22۔اگست 2013

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سوشل ویلفیئر و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض و منظوری

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2013، جیساکہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

592

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

جمعرات،22۔اگست2013

(یوم الخمیس،14۔شوال المکرم1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 12بج کر13منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا

خَلَقۡنَٰكُمۡ عَبَثٗا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّۖ

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ

لَا بُرۡهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡكَٰفِرُونَ ﴿١١٧﴾

وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون آیات 115تا118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے(115)تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اُس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے(116)اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے(117)اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے(118)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضورؐ ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہِ باطن سنوار لیں
بُو بکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہوگئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
باطل سے دب رہی ہے پھر امت رسولؐ کی
منظر ذرا حسین سے پھر کربلا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
ہر دروازہِ علی سے یہ خیرات جا کے لا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ ہم سوالات کی جانب بڑھیں۔ میں ایک بات کرنے لگا ہوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی میاں ثاقب خورشید کی والدہ ماجدہ اور LOC پر فوج کے کیپٹن کی شہادت پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ سب کے لئے ہے، جب سپیکر بات کر رہا ہو تو اسے interrupt نہیں کرنا چاہئے۔ معذرت کے ساتھ ہمارے اس ایوان کے معزز ممبر میاں ثاقب خورشید صاحب اور ان کے والد میاں خورشید صاحب بھی اس ایوان کے ممبر رہے ہیں۔ میاں ثاقب خورشید صاحب کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! LOC پر ہمارے فوج کے کیپٹن شہید ہو گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بولنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب بولنے کی ضرورت نہیں ہے اب ہم ان سب کے لئے دعا کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

حکومت کا اپوزیشن کی عدم موجودگی اور رات کے اندھیرے میں قانون سازی کرنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ کل جو کچھ ہوا ہے اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ایک انتہائی اہم Bill جس پر بڑے اچھے ماحول میں ایک سپیشل کمیٹی بنی اور اپوزیشن نے اس میں contribute کیا۔ آخری وقت تک اس کی جتنی بھی meetings تھیں اس

میں حصہ لیا لیکن جس انداز کے ساتھ یہاں پر ٹائم extend کر کے رات کے سات آٹھ بجے تک اجلاس کو جاری رکھا گیا اور اس کو منظور کروایا گیا۔ میں اس کی توجیہہ کرنے سے قاصر ہوں اور ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب ٹریژری بنچوں کے پاس اتنی بڑی اکثریت موجود ہے اور وہ routine matter کے اندر ایک routine کے procedure کو adopt کرتے ہوئے ہماری amendments کو take up کر لیتے اور اس پر ایک یا دو دن اور لگ جاتے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت ہی قیمتی amendments تھیں، ان پر اپوزیشن کو اظہار خیال کا موقع مل جاتا اور اس کے بعد بھی یہی کچھ ہونا تھا جو آپ نے رات کے اندھیرے میں اس کو اس طرح سے کیا ہے۔ میں چودھری طاہر احمد سندھو کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ اکیلا ممبر جو ٹریژری بنچوں سے تھا یہاں بیٹھ کر اس نے اپنی ان amendments پر بات کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح راتوں رات، ایک گھنٹے کا ٹائم extend ہوا، پھر extend ہوا اور پھر extend ہوا۔ رات کو 7، 8 یا 9 بجے آپ نے یہ Bill پاس کرا لیا۔ قوم، عوام اور لوگوں کو یہ اچھا message نہیں گیا۔ اکثریت ٹریژری بنچوں کے پاس تھی اور اگر دو دن اور لگ جاتے تو کوئی قیامت نہیں آ جانی تھی۔ 26۔ اگست تک ہمارے پاس وقت موجود تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے bitterness میں اضافہ ہوا۔ اس میں جو اچھا ماحول تھا وہ پراگندہ ہوا اور لوگوں تک ایک انتہائی غلط message گیا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ جب بھی legislation ہو تو اس طرح کی افراتفری، اس طرح کی تیزی اور اس طرح کے انداز کے ساتھ اس طرح کا کوئی Bill پاس نہ کروایا جائے۔ یہ جو کچھ بھی ہوا اس پر ہم اپوزیشن اور پبلک کی طرف سے بھی بہت ہی ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ ہم کل کے اس سارے process کو condemn کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں بات کر لوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں بات کر لوں۔ میاں صاحب! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے جو amendments دی تھیں۔ پہلی amendment پر آپ تمام حضرات نے مکمل طور پر بحث میں حصہ لیا۔ آپ تمام نے کہا کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا elicit کیا جائے۔ دونوں باتیں آپ نے کی ہیں جو کہ قاعدے کی مطابق بھی غلط تھیں۔ اس کے باوجود میں نے آپ کو interrupt نہیں کیا۔ پھر دوسری amendment آپ کی طرف سے آئی، محترمہ نے اس کو پڑھا اور

اس پر بحث کے لئے میں نے چودھری عامر سلطان چیمہ کو بھی کہا کہ آپ اس پر بات کریں اور بعد میں جس محترمہ نے amendment پیش کی تھی میں نے ان کو کہا کہ آپ تقریر کریں اور آپ اس میں حصہ لیں۔ آپ اس میں اپنی تجاویز کے مطابق بحث کریں۔ دیکھیں! یہ ایوان ہے کوئی مذاق تو نہیں ہے کہ آپ بجائے اس کے یہ کہیں کہ میں نے تو کہیں کام جانا ہے لہذا اس ایوان کو adjourned کر دیا جائے۔ This is not good. (نعرہ ہائے تحسین)

اگر کوئی justification ایسی ہوتی تو میں بھی ان کو کہتا لیکن مجھے افسوس ہے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ No, please no.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے جس rule کا حوالہ دیا جس rule کے تحت آپ نے ہمیں بولنے سے منع کیا، ہمارا بولنے کا حق چھینا، وہ rule تھا ہی نہیں۔ ہم پھر کیا کرتے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ اب اجازت نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: ہمارے جانے کے بعد بل پاس کروایا گیا، ہم اس بل کو نہیں مانتے۔

MR SPEAKER: No, No. This is no way.

آپ کس طرح نامنظور کر سکتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: ہم اس بل کو نہیں مانتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آپ جمہوریت پر یقین رکھیں۔ اب Question Hour ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ جمہوری روایات کے خلاف ہے۔ اپوزیشن کی غیر موجودگی میں یہ بل پاس کیا گیا۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ بات نہیں ہے۔ I disagree with you. (قطع کلامیاں)

آپ نے جان بوجھ کر اپنے طور پر یہ کیا ہے۔ آپ نے بھی اچھا نہیں کیا، آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ہم یہاں پر بول بھی نہیں سکتے، بات بھی نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: بجائے اس کے کہ میں گورنمنٹ کو کوئی ٹائم دوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے جو Rules کے حوالے سے بات کی، پندرہ منٹ تک یہاں پر کتابوں کو ٹٹولا گیا اور جو rule یہاں پڑھا گیا اس کی interpretation غلط ہے، غلط ہے، غلط ہے۔ یہاں پر غلط بیانی کی گئی۔

MR SPEAKER: No, Sir. No Sir, you are wrong on this. I over rule it.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ ایمر جنسی کیا تھی، کیا کوئی طوفان آ رہا تھا، کیا آج بلدیاتی الیکشن ہونے جا رہے تھے کیا یہ dictation وہاں سے آئی تھی کہ یہ بل آج ہی پاس کروانا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری روایات کا قتل ہے۔

جناب سپیکر: آپ جو مرضی کہیں، میں آپ کو روک نہیں سکتا لیکن میں نے قاعدے کے مطابق کیا ہے۔ بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رات کے اندھیرے میں بننے والی حکومتیں ہمیشہ رات کے اندھیروں میں ہی بل پاس کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس وقت اندھیرا نہیں تھا۔ روشنی موجود تھی۔ آپ یہ نہ کہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ اس بل کو نامنظور کریں اور اسے نئے سرے سے پاس کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم اس بل کو نامنظور کرتے ہیں کیونکہ اس بل کو پاس کرتے ہوئے جمہوری روایات کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ (قطع کلامیاں)

وہ آپ کہہ سکتے ہیں، میں آپ کو اس بات سے نہیں روکتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"بلدیاتی بل نامنظور، ایجوکیشن اتھارٹی نامنظور، ہیلتھ اتھارٹی نامنظور" کی نعرہ بازی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی غیر موجودگی میں یہ سب کچھ ہو گیا اس لئے آپ کل کی کارروائی کو null and void قرار دے کر نئے سرے سے بل منظور کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں موجود تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم احتجاجاً آج کی کسی کارروائی میں شریک نہیں ہوں گے۔ جو روّیہ کل اپنایا گیا وہ غیر جمہوری تھا، اتنی بڑی اکثریت ہونے کے باوجود راتوں رات بل

پاس کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ہم آج کے اجلاس کا بائیکاٹ کرتے ہیں اور احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"بلدیاتی بل نامنظور" کی نعرہ بازی)

اگر ادھر سے کہیں گے کہ ہم نے منظور کر دیا پھر آپ کیا کریں گے ؟جب majority نے اس کو منظور کر دیا ہے۔ اگر آپ اب بھی ووٹنگ کروانا چاہتے ہیں تو میں کروا دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جی، جانا نہیں چاہئے۔ میاں صاحب آپ کو جانا نہیں چاہئے۔ آپ کی مہربانی، آپ تشریف لائیں، آ جائیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اور ہم سوالات شروع کرنے والے ہیں۔ اگر وہ نہیں آتے تو پھر میں کیا کروں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! تب تک آپ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں آپ کو اجازت دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے کہا تھا ان کے لئے دعا تو کروا دی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: دعا تو شہید کے لئے منگوائی ہے جو زخمی ہوئے ہیں ان کو بھی تو ہم نے خراج تحسین پیش کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کر دیں۔ صرف آپ کو بات کرنے کی اجازت ہے اس کے بعد کسی کو اجازت نہیں ہو گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ ممبران اسمبلی کی طرف سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ پاکستانی علاقہ میں بھارتی جارحیت، لاقانونیت اور سرحدوں کی خلاف ورزی، نوجوان کیپٹن کی شہادت اور فوجی جوان جو شہید کئے گئے اس پر ہم سب کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ شہید کو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کے اہل خانہ کو صبر دے اور جو ہمارے فوجی زخمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مکمل صحت عطاء فرمائے۔ (آمین)

جناب سپیکر: (آمین)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: اس انسانیت سوز اور ظالمانہ حرکت پر پوری قوم میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ بھارت کی کھلی جارحیت اور اس کے خطرناک عزائم اور ارادوں کے خلاف حکومت سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ حکومت اس معاملہ کو پوری دنیا میں اٹھائے اور بھارت کے مظالم اور درندگی کے خلاف سخت ایکشن لے۔ ہماری دو ہی منزلیں ہیں غازی یا شہید۔ شکریہ

سوالات

(محکمہ جات سوشل ویلفیئر وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔ جی، اب آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سوشل ویلفیئر وبیت المال کے سوالات ہیں۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

MS AYESHA JAVED: Thank you. Mr Speaker! Question No. 120. Question and answer both taken to be read.

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی غیر قانونی بھرتیوں کی تفصیلات

*120: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سال کے دوران محکمہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سکیل 17 کی اسامیوں پر بے شمار لوگوں کو میرٹ کے بغیر بھرتی کیا گیا؟

(ب) صوبہ پنجاب میں کتنے اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھرتی کئے گئے اور ان کی تعیناتی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا، کس اخبار میں اشتہار دیا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر قانونی طور پر بھرتی کئے گئے لوگوں کو نوکری سے برخاست کر کے میرٹ پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا حکومت بغیر میرٹ بھرتی کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) درست نہ ہے گزشتہ پانچ سال کے دوران بغیر میرٹ کسی فرد کو بھرتی نہ کیا گیا ہے۔ صرف 2012 میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی کی گئی جو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی گئی۔

(ب) صرف ایک ہی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی کی گئی ہے، جس کا نام شکیل احمد ہے جو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی گئی، اشتہار کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ کوئی غیر قانونی بھرتی نہ ہوئی لہذا کسی آفیسر کو نکالے جانے کا جواز نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے satisfied ہوں۔

No more questions from my side.

MR SPEAKER: Supplementary question from anyone else…?

جی، کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 146 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*146: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سوشل ویلفیئر میں کتنے ملازمین اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں، ان کے نام، گریڈ اور مدت ملازمت سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ محکمہ میں اس وقت ملازمین کی کتنی seats کون کون سے گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی میں کتنی NGOs محکمہ کے پاس رجسٹرڈ ہیں اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں نیز ان کے نام اور ان کے چیئرپرسن کے نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) 2012-13 کے دوران مذکورہ بالا NGOs کی کارکردگی کیا رہی، آگاہ کریں؟

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سوشل ویلفیئر میں کل60 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کی ضلع وہاڑی میں کل 12 سیٹیں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں کوئی این جی او محکمہ سے غیر رجسٹرڈ نہ ہے اور رجسٹرڈ این جی اوز کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال13-2012 کے دوران کام کرنے والی این جی اوز کی کارکردگی کی تفصیل تتمہ (ج) میں بیان کر دی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ محکمہ میں ملازمین کی تقریباً12 سیٹیں خالی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ 12 سیٹیں جو خالی ہیں انتہائی اہم سیٹیں ہیں۔ جس میں supervisor کی سیٹ ہے، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، میڈیکل سوشل آفیسر، ڈیزائنر اور ڈرائیور کی سیٹ ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ سیٹیں ابھی تک کیوں نہیں پُر کی گئیں اور محکمہ کب تک یہ سیٹیں پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ محکمہ کب تک یہ سیٹیں پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں یہ پوچھا تھا کہ محکمہ میں اس وقت ملازمین کی کتنی سیٹیں خالی ہیں تو اس کے جواب میں ہم نے بتا دیا ہے کہ 12 سیٹیں خالی ہیں اور وہ اس لئے پُر نہیں کی گئیں کیونکہ حکومت نے بھرتی پر پابندی لگائی ہوئی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی وہ سیٹیں پُر ہو جائیں گی۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع وہاڑی میں تقریباً124 NGOs رجسٹرڈ ہیں اور تقریباً9 NGOs inactive ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان inactive NGOs کے بارے میں کیا لائحہ عمل طے کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس کی تفصیل لف ہے۔ اگر یہ اپنا سوال repeat کر دیں تو میں ان کو بہتر جواب دے سکوں گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو inactive NGOs ہیں اور field میں کام نہیں کر رہیں ان کے بارے میں محکمہ نے کیا لائحہ عمل طے کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ اشفاق سرور صاحب، کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ صاحب اور تنویر اسلم ملک صاحب تینوں منسٹر صاحبان جائیں اور اپوزیشن کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر محنت وانسانی وسائل راجہ اشفاق سرور،
وزیر تحفظ ماحول کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ، وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
جناب تنویر اسلم ملک اپوزیشن کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ مجھے پتا چلا ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس جو 8 ہزار کے قریب NGOs رجسٹرڈ ہیں۔ ہم نے رمضان شریف کی وجہ سے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی لیکن ابھی سوموار کے دن ہم ایک میٹنگ کر رہے ہیں جس میں ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان آٹھ ہزار NGOs کا کیا کرنا ہے، ہم نے ان کو دیکھنا ہے کہ اس میں سے non functional کتنی ہیں؟ جو non functional ہوں گی ان کے بارے میں ہمارا واضح فیصلہ ہے کہ ہم نے ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دینی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہی ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جی، ہاں۔ جناب والا! سوال نمبر 150 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے بیت المال کے تحت چلنے والے سکولوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*150: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ضلع وہاڑی میں پنجاب بیت المال کے تحت چلنے والے سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں بچوں اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور اساتذہ کے نام اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ ادارے بچوں کو کیا کیا سہولیات مہیا کر رہے ہیں نیز آئندہ حکومت ان بچوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع وہاڑی میں چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے پنجاب بیت المال کے تحت کوئی سکول کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام کوئی سکول کام نہ کر رہا ہے اس لئے اس کا جواب دینا ممکن نہ ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب والا! انہوں نے اپنے جواب میں clearly بتایا ہے کہ ضلع وہاڑی میں پنجاب بیت المال کے تحت کوئی سکول نہیں چل رہا۔ میرا سوال صرف اتنا ہے کہ کیا حکومت وہاڑی میں یہ سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ پنجاب بیت المال کے یہ mandate میں ہی نہیں ہے کہ ہم کوئی سکول کھولیں، لہذا کسی نئے سکول کے کھولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری بھی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی بول لیں، آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمیں یہ سوال نامہ روزانہ موقع پر ہی ملتا ہے، ہم اس کو فوری طور پر کیسے پڑھیں گے، اس کا جواب کیسے تیار کریں گے؟ میں آپ کی توجہ اسمبلی

سیکرٹریٹ کے ذمہ داران، اہلکاران صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ ایجنڈا ایوان میں کم از کم ایک دن پہلے ملنا چاہئے۔اب اس کا کیا جواب دیں گے یہ گفتن، نشستن، برخاستن والی بات نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جوں ہی اجلاس ختم ہوتا ہے اس کے فوری بعد آپ کی سیٹوں پر یہ پہنچا دیا جاتا ہے لیکن اگر آپ اس کو تلاش نہ کریں یا نہ پڑھیں تو اس میں میرا یا سٹاف کا قصور نہیں ہے اور ایسی کوئی provision بھی نہیں ہے۔ This I tell you. آپ کی مہربانی، آپ نے بہت اچھی بات کر دی ہے اور ہم نے سن لی ہے۔ میرے خیال میں اب آپ اس میں تھوڑی سی تکلیف کر لیا کریں، آپ اگلے دن کے سوال یہاں سے پہلے لے لیا کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں تو آخر تک اس ایوان میں بیٹھا رہتا ہوں اور آخر میں اٹھ کر جاتا ہوں اگر یہ ملا ہوتا تو سوال بھی نہ کرتا۔ میرے سے یہ گستاخی نہ ہوتی آپ اس پر توجہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب فیضان خالد ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: سوال نمبر 596 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: دستکاری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*596: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں خواتین کے لئے کتنے دستکاری سکول ہیں، ان دستکاری سکولوں میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) اس وقت گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے ضلع شیخوپورہ میں کہاں کہاں منصوبے زیر غور ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 10 دستکاری سکول چل رہے ہیں جہاں پر خواتین کو سلائی کڑھائی، کٹائی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ب)

1) ڈسٹرکٹ صنعت زار شیخوپورہ موجودہ پروگرام برائے خواتین لوکل کیبل نیٹ ورک پر اشتہارات اور شہر کے مختلف مقامات پر بینرز آویزاں کر کے طالبات کی تعداد کو 200 فیصد تک بڑھادیا ہے۔ نیز نئی کلاسز جن میں اینٹیریئر ڈیکوریشن، فیشن ڈیزائننگ، آئل پینٹنگ، گلاس پینٹنگ، کوکنگ اور سلمنگ کورسز کا اضافہ کیا گیا ہے۔

2) سب صنعت زار گھنگ شیخوپورہ

3) سب صنعت زار مرید کے

4) سب صنعت زار فاروق آباد

انڈسٹریل زون مرید کے میں بھی سلائی کڑھائی کا کام چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ اس وقت گھریلو صنعت سازی کے شعبہ میں خواتین کے لئے ضلع شیخوپورہ میں کہاں کہاں منصوبے زیر غور ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ اس کا جواب جو محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے وہ مجھے سمجھ نہیں آیا۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں صنعت زاری پروگرام۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے لکھ دیا ہے اب آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ میرا سوال اور ہے اور جواب کچھ اور ہے۔ آپ میرے سوال کے جواب کو خود ہی پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب والا! معزز ممبر کی اطلاع کے لئے ہم نے یہ بتایا ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں جو صنعت زار یونٹ چل رہے ہیں ان کی ان کو location بھی بتا دی ہے۔ ان کا سوال تھا کہ کہاں کہاں نئے منصوبے زیر غور ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جی، میں نے یہی پوچھا ہے۔

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ فی الحال نئے منصوبے زیر غور نہیں ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک:ان کا یہ جواب ٹھیک ہے لیکن اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ۔۔۔

جناب سپیکر:انہوں نے آپ کے سوال کا مفصل جواب دیا ہے تاکہ آپ کو اس میں مزید کوئی پریشانی نہ ہو۔

جناب فیضان خالد ورک:جناب والا!ٹھیک ہے،آپ کی بات مان لیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب والا!میرا ضمنی سوال جز(ب)کے reference سے ہے ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ cottage industry develop کرنے کے لئے کیا حکومت خواتین کو آسان شرائط پر قرضہ دینے کا منصوبہ رکھتی ہے تاکہ یہ industry develop ہو؟

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال(میاں عطاء محمد خان مانیکا):جناب سپیکر!یہ سوال بنیادی طور پر فنانس منسٹر سے پوچھنا چاہئے تھا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:بیت المال سے کیا کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر:وہ تو کہہ رہے ہیں کہ بیت المال کی رقم سے کوئی سکول نہیں بنا رہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب والا!جب حکومت کہہ رہی ہے کہ مختلف صنعتوں میں اضافہ کر رہے ہیں،جب تک آپ چھوٹے یعنی micro level پر،micro finance schemes شروع نہیں کریں گے تو پھر ہنر مند خواتین کڑھائی کس طرح کریں گی؟

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال(میاں عطاء محمد خان مانیکا):جناب سپیکر!محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس اس قسم کی کوئی budgetary provision نہیں ہے کہ وہ کسی کو قرض دے یا کسی بھی کام کے لئے financial aid دے۔

جناب سپیکر:آپ اس کے متعلق کوئی تحریک التوائے کار لے آئیں،مہربانی۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں اس لئے ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے،اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال(میاں عطاء محمد خان مانیکا):جناب سپیکر!اس سے پہلے کہ آپ سے اجازت لوں۔۔۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات اگر کوئی ہیں تو ایوان کی میز پر رکھ دیں۔

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب والا! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع جہلم: رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1082: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنی این جی اوز کو حکومت کی طرف سے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت کے پاس این جی اوز کے حسابات اور کارکردگی کی چیکنگ کا اختیار ہے؟

(د) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کن کن این جی اوز کی چیکنگ کی گئی؟

(ہ) کس کس این جی اوز کے ریکارڈ اور گرانٹ میں بے ضابطگیاں پائی گئیں؟

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 170 ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود نے کسی این جی او کو مالی امداد نہ دی ہے۔ محکمہ نے مقامی انڈسٹریل ہومز میں تعلیم دینے والی ٹیچرز کو تنخواہ کی مد میں سالانہ چھ ہزار روپیہ ادا کیا تاہم پنجاب بیت المال کونسل کے ذریعے 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کل 18 این جی اوز کو امداد فراہم کی گئی، جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران تمام 30 این جی اوز جن کو مالی امداد فراہم کی گئی، ان کے حسابات کی چیکنگ کی گئی۔

(ہ) کسی این جی اوز کے ریکارڈ اور گرانٹ میں بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے۔

ضلع جہلم: فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1083: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم محکمہ بیت المال کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس مد میں کن کن کی نگرانی میں تقسیم ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور اس خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون سے افراد ہیں؟

وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی کو سال 12-2011 میں سالانہ گرانٹ -/14,38,484 روپے اور سال 13-2012 میں -/14,38,484 روپے جاری کی گئی۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی جہلم کی نگرانی جس مدات میں رقم تقسیم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 12-2011

مد	استفادہ کنندگان	رقم (روپے)
این جی او	2	-/1,00,000 روپے
مالی امداد	352	-/17,24,000 روپے
تعلیمی وظیفہ	117	-/8,37,000 روپے
شادی گرانٹ	119	-/11,76,500 روپے
انتظامی اخراجات		-/52,482 روپے
ٹوٹل	590	-/38,89,982 روپے

سال 13-2012

مد	استفادہ کنندگان	رقم (روپے)
این جی او	18	-/9,00,000 روپے
مالی امداد	558	-/20,45,000 روپے
تعلیمی وظیفہ	99	-/8,79,000 روپے
شادی گرانٹ	107	-/8,40,000 روپے
علاج معالجہ	17	-/1,70,000 روپے
انتظامی اخراجات		-/54,123 روپے
ٹوٹل:	799	-/48,88,123 روپے

(ج) ان سالوں کے دوران کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی،وزیر صاحب!

وزیر سوشل ویلفیئر وبیت المال (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب والا!آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ سوال وجواب دیکھ کر مجھے صرف یہ خیال آیا ہے کہ ہم اپنے عمل کا حساب کس کو دیتے،سوال سارے غلط تھے،جواب کس کو دیتے؟مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس پنجاب بیت المال کا کتابچہ موجود ہے جو پنجاب حکومت نے شائع کیا ہے۔آپ اس کو دیکھ لیں اور میری معزز ایوان کے ممبران سے درخواست ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو حکم دیں کہ وہ یہ کتابچہ منگوا کر تمام معزز اراکین میں تقسیم کریں۔سو صفحے کے کتابچے میں ہر جگہ امین بیت المال لکھا ہوا ہے،وزیر کا کہیں پر ذکر نہیں ہے اور اگر وزیر کا صرف یہ کام ہے کہ وہ یہاں پر کھڑے ہو کر بیت المال کے متعلق سوالات کے جواب دے تو پھر اس کے لئے بہتر ہو گا کہ اس کام کے لئے کوئی پارلیمانی سیکرٹری رکھ لیا جائے وزیر کو اس نوکری سے فارغ کر دیا جائے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: نہیں،نہیں۔آپ کی یہ بات نامنظور ہے،آپ جیسے معزز دوست کو ہم ایسا کہہ بھی نہیں سکتے۔محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر ملتان مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔جناب سپیکر!

"میں محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر ملتان بل 2013بل نمبر6 2013کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر:رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب ہمیں اگلی کارروائی یعنی توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف چلنا ہو گا۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ تشریف فرماہیں؟

جناب امجد علی جاوید:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ جب بھی کوئی بل پیش کیا جاتا ہے تو ہمیں اس کا انگریزی version دیا جاتا ہے میری یہ گزارش تھی کہ جو بھی اس ایوان میں آئے، جو بھی کارروائی اس ایوان کے اندر ہوتی ہے اس کے اردو ترجمے کی کاپی ہمیں دی جائے تاکہ ہم اس کی باریکیوں کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔

جناب سپیکر:ان کو خصوصی طور پر یہ سہولت مہیا کی جائے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب والا!یہ سہولت سب کے لئے ہونی چاہئے کیونکہ اردو ہماری قومی زبان ہے۔ میرے جیسے ان پڑھ یہاں پر کافی ہوں گے۔

جناب سپیکر:میں نے اپنے سیکرٹریٹ کو کہہ دیا ہے۔

رائے منصب علی خان:جناب والا!اگر پنجابی میں بھی اس کا ترجمہ کر دیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ ہم سب اسی دیس سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر:اگر آپ اپنے rules of procedure میں ترمیم کروا سکتے ہیں تو کروالیں مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن اس کو لکھنا بھی آپ کے لئے مشکل ہو گا اور اس کو پڑھنا تو بہت مشکل ہو گا۔

رائے منصب علی خان:ٹھیک ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!میں ایک اہم issue کی طرف حکومت کی اور اس ایوان کی توجہ چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:مجھے آپ کی آواز نہیں آ رہی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!میں ایک اہم issue کی طرف حکومت کی اور اس ایوان کی توجہ چاہتی ہوں۔آپ جانتے ہیں کہ اس وقت پنجاب اور مختلف علاقوں کے اندر سیلاب کی صورتحال ہے اور اس سیلاب کی صورتحال میں بھی افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس سیلاب کی صورتحال

کو بھی exploit کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہت ساری سڑکوں پر، بہت سارے چوراہوں پر مختلف لوگوں کی طرف سے کیمپس لگائے گئے ہیں اور خاص طور پر کچھ کالعدم جماعتوں کی طرف سے بھی کیمپس لگائے گئے ہیں جن میں وہ چندہ اور مختلف چیزیں اکٹھی کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے حکومت پنجاب کو کوئی ایسا monitoring system وضع کرنا چاہئے کہ انہیں check کرے تاکہ وہاں پر جو چیزیں اکٹھی کی جاتی ہیں، جو عطیات وصول کئے جاتے ہیں ان کی monitoring ہو سکے، وہ چیزیں اور نقد رقوم واقعی شفاف طریقے سے سیلاب زدگان تک پہنچ سکیں۔ یہ بڑا اہم issue ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو پاکستانی تو کہتے ہیں، ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں لیکن جب بھی کوئی ایسی وباء آتی ہے، جب بھی کوئی ایسا issue آتا ہے تو اس پر ہم ہی میں سے کچھ لوگ ہوتے ہیں جو اس issue کو exploit کرتے ہیں اور اس کے اندر بھی کرپشن کے مختلف راستے نکال لئے جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس پر حکومت پنجاب کو یقیناً غور کرنا چاہئے اور اس کی monitoring کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات کچھ تو notice میں آچکی ہے لیکن آپ اس پر تحریک التوائے کار لائیں اسے ادھر take up کر لیں گے اگر اس میں کوئی خامی ہو گی تو گورنمنٹ اسے دور کرے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں وہ بھی کر دیتی ہوں لیکن یہ معاملہ اہم اور فوری نوعیت کا ہے۔ جب اس کی باری آئے گی تب تک تو بہت کچھ ہو چکا ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ آج ہی تحریک التوائے کار دیں تو کل آ جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جی، ٹھیک ہے۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! چونکہ میرے حلقے میں بھی سیلاب آیا ہوا ہے اس لئے میں اس سلسلے میں معزز ممبران کی اطلاع کے لئے اور انہیں update کرنے کے لئے عرض کروں گا کہ محترمہ کا valid point ہے کہ جو لوگ اس طرح کیمپس لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر سیلاب کے نام پر چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ محترمہ جو تحریک التوائے کار لے کر آئیں اس کا مضمون اس طرح کا ہونا چاہئے کہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کی طرف سے PDMA کے نام سے ادارے کی formation موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی! ان کی بات غور سے سنیں، آپ کو جواب بھی دینا پڑے گا۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی! ان کی بات غور سے سنیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! وزیر آبپاشی بیٹھے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ کارروائی صرف ان لوگوں کے خلاف ہو اور جو مخیر حضرات سیلاب زدگان کی مدد کرنا چاہتے ہیں وہ اس proper forum پر جاکر انہیں support کریں تاکہ ان مستحق لوگوں تک پہنچ سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اپوزیشن کو منانے گئے ہیں اتنی دیر تک اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے ہیں تو لے لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خدا کے لئے آپ جانے دیں۔ پہلے مجھے ادھر پوائنٹ آف آرڈر دینے دیں۔

میاں محمد رفیق: ان کے بعد مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: ان کے بعد میں سوچوں گا۔ موقع ملے گا تو پھر آپ کو دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں سیلاب کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا کہ میں کل اپنے حلقہ میں گیا ہوا تھا وہاں پر دیکھنے میں آیا کہ سیلاب کے ریلے کے اندر سے بے پناہ انسانی اور مال مویشیوں کی bodies نکل رہی ہیں۔ پانی کا level چڑھنے کی وجہ سے لوگ گھروں سے دربدر ہو چکے ہیں اور ادھر ادھر سڑکوں پر رہنے پر مجبور ہیں۔ حکومت کوشش تو کر رہی ہے، اے سی صاحب بھی وہاں حلقے کے اندر پھر رہے ہیں لیکن ان کے پاس as such کوئی امدادی ٹیکنالوجی ہے، مشینری ہے اور نہ ہی ان کے پاس فنڈز ہیں۔ ایسے نہ ہو جیسے راجن پور اور چنیوٹ کے اندر ہوا کہ وہاں tax pair کی money کو دھوکا دیا گیا۔ جناب وزیر اعلیٰ بہت کوشش کر رہے ہیں اور فنڈز بھی دے رہے ہیں لیکن ایسے لوگ جو اس چیز کا غلط استعمال کر رہے ہیں یا عوام تک نہیں پہنچنے دے رہے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے اور اس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب سپیکر! مجھے اپنے حلقے میں جو دیکھنے میں آیا اسی طرح کئی اور حلقوں میں بھی ہو گا لہذا میری استدعا ہے کہ ان حلقوں کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی سپیشل مشینری مہیا کی جائے اور ان لوگوں کو اس طرح کی امداد دی جائے۔ ماشاء اللہ آپ خود زمیندار ہیں آپ کو بھی اس چیز کا بخوبی علم ہے کہ ایک غریب آدمی جس کی چند ایکڑ زمین ہو اگر اس کا ٹریکٹر اس سیلاب میں دب جائے تو اس کے لئے کتنے مسائل ہیں۔ اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہیں جو نظر ثانی مانگتی ہیں۔ کوشش ہو رہی ہے لیکن میرے خیال میں یہ کافی نہیں ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آپ اس بارے میں ڈی سی او صاحب سے رابطہ کر لیں میں بھی ان کو کہوں گا۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کی طرف سے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 131 ہے۔

راولپنڈی: اڑھائی کروڑ روپے کی ڈکیتی کی تفصیلات

محترمہ لبنیٰ ریحان: شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایک مؤقر اخبار روزنامہ "جنگ" کی خبر مورخہ 2013-08-18 کے مطابق راولپنڈی تھانہ ریس کورس کے علاقے بکر منڈی میں ایک جیولرز کی دکان سے ڈاکو دو کروڑ روپے کا سونا اور 62 لاکھ روپے نقد لوٹ کر فرار ہو گئے۔

(ب) اس ڈکیتی کی واردات کے بارے میں متعلقہ پولیس نے کیا کارروائی کی اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔ اس پر مقدمہ نمبر 422 مورخہ 2013-8-18 بجرم 457,380 ت پ تھانہ ریس کورس راولپنڈی درج رجسٹرڈ ہوا ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں مقدمہ درج کرنے کے بعد SI ذکی اللہ تفتیش کو عمل میں لا رہا ہے اور اس سلسلے میں کچھ لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ فنگر پرنٹس جائے واردات سے لے کر بھجوائے گئے ہیں ان کے رزلٹ کا انتظار ہے۔ اس کے علاوہ اس جائے وقوعہ کے پاس ایک

الفیصل بنک ہے جہاں پر CCTV کیمرے موجود تھے ان CCTV کیمروں سے ملزمان کی شناخت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس سلسلے میں کافی important clue ملے ہیں انشاءاللہ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کرکے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 132 جاوید اختر صاحب کی طرف سے ہے۔اگر وہ آتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو یہ pending till next working day اب تحاریک استحقاق نہیں ہیں لہذا تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی تحریک التوائے کار ہے ان کی طرف سے request آگئی ہے لہذا اسے کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 465/13 رمیش صاحب کی ہے۔

چیئرمین ہندو وقف املاک اور اس کے ممبران کا ننکانہ صاحب میں گردوارہ کی کئی ایکڑز مین وکلاء ہاؤسنگ کالونی کے نام سے ہڑپ کرنا

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد Evacuee Trust Property Board(ETPB) مرکز سے صوبوں کو منتقل ہوچکا ہے لیکن اس پر سابقہ حکومت نے کسی مصلحت کے تحت عملدرآمد نہیں کیا۔سابقہ چیئرمین سید آصف ہاشمی اور اس کے تشکیل کردہ ETPB کے ممبران نے گردواروں اور مندروں کی زمینوں کو جس بے دردی سے ضائع کیا اس کی مثال ماضی میں کہیں نہیں ملتی۔سابقہ چیئرمین کروڑوں روپے کی کرپشن کرکے خود تو ملک سے فرار ہوگیا لیکن اس کی باقیات اس کے ادھورے منصوبوں کو مکمل کروانے کے لئے ابھی بھی سرگرم عمل ہے جس کی ایک مثال ننکانہ صاحب میں گردوارہ کی کروڑوں روپے کی زمین وکلاء ہاؤسنگ کالونی کے نام پر 65 ایکڑ رقبہ ہڑپ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ETPB کے اس عمل سے نہ صرف ملکی وقار مجروح ہورہا ہے بلکہ اقلیتوں کے تحفظ کی حکومتی writ بھی کمزور ہورہی ہے جس کی وجہ سے بین الاقوامی اور ملکی سطح پر سکھ کمیونٹی میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور یہ کہ متذکرہ زمین ننکانہ صاحب کے غریب کاشتکاروں کو پٹے پر دے رکھی ہے جس کا وہ باقاعدگی

سے اپنا لگان ادا کر رہے ہیں۔ وہ بھی اس عمل سے پریشان ہیں انتہائی غور طلب بات یہ ہے کہ گورونانک انٹرنیشنل یونیورسٹی جو ملکی مفاد کے لئے ایک اچھا منصوبہ ہے وہ آج تک کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ETPB بھی اس منصوبے کے لئے زمین تو مہیا نہ کر سکا لیکن اپنے من پسند افراد کو نوازنے اور بندر بانٹ کے لئے فائل ارباب اختیار کو بھیجی جاتی رہی۔ سابقہ حکومتوں نے گورونانک انٹرنیشنل یونیورسٹی بنانے کا وعدہ انٹرنیشنل سکھ کمیونٹی کے ساتھ کیا تھا اور اس پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے ملکی وقار مجروح ہونے کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ صرف نعرہ ہی بن کر رہ گیا۔ قبضہ مافیا نے مختلف گردواروں پر قبضہ کر کے وہاں مزار بنا رکھے ہیں جس کی مثال گردوارہ بیری صاحب سیالکوٹ اور گردوارہ بھائی تارو سنگھ ہے۔ETPB اور قبضہ مافیا کے روّیہ کی وجہ سے ملک کی عالمی سطح پر بدنامی ہو رہی ہے اور اس پر سکھ کمیونٹی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وکلاء ہاؤسنگ کالونی کے منصوبے کو فی الفور ختم کیا جائے اور قبضہ مافیا سے گردواروں کی زمینیں واگزار کرائی جائیں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تھوڑے سے اور نکات ہیں جن پر میں روشنی ڈالنا چاہوں گا اور اس مقدس ایوان کے notice میں لے کر آنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر مزید بات نہیں کر سکتے کیونکہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! بہت اہم بات ہے اس لئے مجھے اس پر مزید بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے آپ کوئی اور قانونی طریق کار اختیار کریں۔ رانا صاحب! اس تحریک کو کب تک کے لئے pending کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سردار صاحب نے اس تحریک التوائے کار میں جو issue اُٹھایا ہے یہ بڑا ہی complicated ہے۔ پچھلے دور میں اس ملک میں جس طرح سے لوٹ مار ہوتی رہی ہے تو اس میں یہ Evacuee Property بھی محفوظ نہیں رہ سکی۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کروڑوں کا کہہ کر کسرِ نفسی سے کام لیا ہے یہاں پر تو اربوں روپے کے گھپلے ہیں۔ اس کا بڑا comprehensive جواب بورڈ آف ریونیو سے درکار ہوگا۔ اگر سردار صاحب اس کے باقی ثبوت پیش کرنا چاہتے ہیں تو بورڈ آف ریونیو میں پیش

کریں۔ میں وہاں پر کہہ دوں گا۔ یہ خود ساتھ رہ کر اس کی investigation and inquiry وغیرہ کروائیں۔ مناسب یہ ہوگا کہ اس تحریک کو آپ next session تک کے لئے pending فرمادیں تاکہ ایک comprehensive inquiry کے بعد رپورٹ اس معزز ایوان میں پیش کی جاسکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 466 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور میں خاتون کی بجائے مرد پرنسپل کی تعیناتی

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج جو خواتین کی میڈیکل تعلیم کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، وہاں کے پرنسپل کے عہدہ کے لئے کسی خاتون کو پرنسپل مقرر نہ کیا گیا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک male پرنسپل کی تعیناتی ان تمام خواتین پروفیسروں جن کی خدمات کالج ہذا میں 35 سال سے زائد ہو گئے ہیں کی صریحاً حق تلفی کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر نظیفہ احمد جو پچھلے 35 سال سے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں پڑھا رہی ہیں اور اسی قسم کی کسی اور خاتون جس کا پرنسپل بننے کا حق بنتا ہے کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے، کیا ان کا عورت ہونا ہی عہدہ پر تعیناتی میں رکاوٹ بن چکا ہے؟ کسی بھی منظور نظر شخصیت کو مستحقین کی حق تلفی کر کے تعینات کرنے کی وجہ سے کالج میں انتہائی بد دلی اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میڈیکل کالجوں کے پرنسپل کے تقرر کا باقاعدہ طریق کار ہے اور اس کے مطابق competency and merit ایک بنیاد ہے۔ اس بنیاد پر کسی male or female کی discrimination نہیں ہو سکتی۔ بہر حال آپ اس تحریک کو next session تک کے لئے pending فرمادیں تاکہ اس پر محکمہ سے جواب لے کر شیخ صاحب کی خدمت میں عرض کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 470 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے بارہ شعبہ جات کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ King Edward Medical University(KEMU) میں بارہ اہم شعبہ جات کے پروفیسروں کی اسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں۔ یہ امر بھی مزید خطرے کا باعث ہو سکتا ہے کہ میڈیکل یونٹس میں بھی کوئی پروفیسر نہ ہے اور خاص طور پر (Dengue-1) کا کس طرح مقابلہ ہوگا؟ اسی طرح پچھلے تین سال سے کارڈیک سرجری میں بھی کوئی پروفیسر نہیں ہے۔ نتیجتاً کارڈیک ڈیپارٹمنٹ میں بائی پاس، والو ریپئرنگ اور Bloodless Cardiac Surgery جیسے حساس آپریشنز بغیر کسی سینئر پروفیسر کے ہو رہے ہیں اور اسی وجہ سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی (PIC) میں 2016 مریض اس قسم کے آپریشنز کے انتظار کر رہے ہیں جن کی تعداد روزانہ بڑھ رہی ہے۔ ناموافق حالات ہونے کے باوجود یہ مریض پرائیویٹ ہسپتالوں کے رحم و کرم پر ہیں۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میو ہسپتال میں چار میڈیکل یونٹس ہیں جن میں East, West, North اور South میڈیکل شعبہ جات شامل ہیں۔ Head of the East Medical Ward پروفیسر طاہرہ مرتضیٰ چیمہ لمبی چھٹی پر جا چکی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ پروفیسر فیصل مسعود سے اختلافات کی وجہ سے پروفیسر طاہرہ چھٹی پر چلی گئی ہیں۔ 60 بیڈ کی West Medical Ward بھی ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر کے ذمہ ہے کیونکہ پروفیسر ڈاکٹر فاطمہ بہاولپور چلی گئی ہے۔ North Medical Unit کے ڈاکٹر ساجد عبداللہ 89 دن کی چھٹی پر ہیں۔

جناب سپیکر! ایک المیہ یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر ہارون مشتاق جو چھٹی لے کر گئے تھے ملک سے باہر ملازمت کر رہے ہیں۔ اب تک پروفیسر ہارون مشتاق کے خلاف کچھ ہو سکا ہے اور نہ ہی اس کی جگہ کسی کو تعینات کیا گیا ہے۔ مریضوں کو نامعلوم کس کے رحم و کرم پر چھوڑا گیا ہے۔ Pediatric Surgery Department بھی بغیر سربراہ کے کام کر رہا ہے کیونکہ پروفیسر محمود شوکت کو علامہ اقبال میڈیکل

کالج کا پرنسپل لگایا جا چکا ہے۔ شعبہ چشم کی ڈاکٹر تحسین ساہی کی ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی بھی پروفیسر تعینات نہ ہوا ہے چنانچہ شعبہ چشم بھی بغیر سربراہ کے چل رہا ہے۔ معاملے کی سنگینی کی انتہا یہ ہے کہ Department of Anesthesia جو کسی بھی ہسپتال میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتا ہے بھی پچھلے ایک سال سے بغیر کسی پروفیسر کے چل رہا ہے۔یہی حال کمیونٹی میڈیسن، فارماکالوجی وغیرہ کا ہے۔ان حالات میں پنجاب کا یہ سب سے بڑا میوہسپتال اور اس سے منسلک یونیورسٹی کی حالت زار کے عوام کے اوپر منفی اثرات پڑرہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب!ایک منٹ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! کیا کوئی اچھی خبر لے کر آئے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق ہم باہر گئے تھے لیکن وہ نیچے تشریف لے جا چکے تھے، پھر ہم قائد حزب اختلاف کے دفتر میں گئے اور کافی دیر ان کا انتظار کرتے رہے کیونکہ وہ باہر پریس کے سامنے احتجاج کر رہے تھے۔انہوں نے فلیکس اور بینرز وغیرہ اُٹھائے ہوئے تھے۔جب قائد حزب اختلاف وہاں سے فارغ ہوئے تو ہم تینوں ساتھی ان سے ملے اور ان سے ایوان میں تشریف لانے کے لئے کہا لیکن انہوں نے refuse کیا کہ آج ہم معذرت چاہتے ہیں اور اجلاس کی کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتے۔

جناب سپیکر: چلیں،ان کی مرضی ہے۔یہ اچھا تو نہیں ہے۔جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! حکومت نے ابھی کل پانچ میڈیکل کالجوں کے admissions block کئے ہیں۔پی ایم ڈی سی نے ان کے داخلے block کئے ہیں تو اس میڈیکل کالج کے داخلے کیوں block نہیں ہوتے؟

جناب سپیکر: راناصاحب! اس کا کیا کرنا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو next session تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 471 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

لاہور بورڈ اور دیگر بورڈوں کے طلباء کی بہت بڑی تعداد لاہور کے کالجوں میں داخلہ سے محروم رہنے کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حالیہ میٹرک کے امتحان جس میں صرف لاہور بورڈ میں ایک لاکھ 38ہزار 531طلباء کامیاب قرار دیئے گئے، فرسٹ ائر میں داخلہ کے لئے 47گورنمنٹ کالج جن میں سے 30کالج لڑکیوں کے ہیں، پر منحصر ہیں۔ پرائیویٹ کالج انتہائی دلرُبا قسم کے اشتہارات دے کر طلباء کو اپنے کالجوں میں داخلہ کے لئے بالکل consumer marketingکے انداز میں پھنسا رہے ہیں۔ پنجاب کے دوسرے آٹھ تعلیمی بورڈوں کی بڑی تعداد بھی لاہور میں داخلہ کی خواہش مند ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ طلباء وطالبات کی بہت بڑی تعداد فرسٹ ائر میں داخلہ سے محروم رہ جائے گی اور یہ بہت بڑی تعداد ہمیشہ کے لئے تعلیم کو خیرباد کہہ دے گی اور فیکٹریز، ورکشاپس وغیرہ کا رُخ اختیار کرلے گی۔ اس صورتحال میں سنگینی کی مزید وجہ طلباء وطالبات کا مختلف کالجوں میں فارم جمع کروانا بھی ہے جس کے نتیجہ میں ایک ہی طالب علم مختلف کالجوں میں on roleہو جاتا ہے اور یہاں تک کہ فیس بھی جمع کروا دیتا ہے حالانکہ عملی طور پر اس نے ایک ہی کالج میں تعلیم شروع کرنی ہوتی ہے۔ اس کا سادہ سا حل تو یہ ہو سکتا تھا کہ ایک centralized admission system softwareبنا لیا جاتا تاکہ پتا لگتا رہتا کہ اصل کتنی نشستیں خالی ہوں گی لیکن اس تمام صورتحال کا بے پناہ مالی فائدہ پرائیویٹ کالجوں کو دانستہ طور پر پہنچایا جا رہا ہے اور طلباء اور اُن کے والدین کو انتہائی مجبوری اور بے بسی کی تصویر بنایا گیا ہے لہذا اس مسئلہ کو ایوان میں فوری زیر بحث لانا ضروری ہے۔ استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کو بھی next sessionکے لئے pendingفرمادیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک بھی next sessionتک کے لئے pendingکی جاتی ہے۔

(اذانِ ظہر)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013 (Bill No.7 of 2013). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

اس میں انہوں نے ترامیم دی ہیں لیکن اس کو oppose کرنے کے لئے وہ یہاں پر ایوان میں موجود نہیں ہیں اور میرے خیال میں حزبِ اختلاف کی طرف سے ڈاکٹر مراد راس صاحب بھی اس کے ممبر تھے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے آج جو amendments دی ہیں تو یہ رپورٹ اس سے پہلے پیش ہوئی تھی وہ within three days اپنی amendments دے سکتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: حزبِ اختلاف والوں نے آج اپنی amendments دی ہیں لیکن وہ اتنا تاخیر سے amendments دے بھی نہیں سکتے تھے لیکن پھر بھی اگر وہ یہاں پر موجود ہوتے تو ہم اُن کی بات سُن لیتے۔ حزبِ اختلاف ایوان میں موجود نہیں ہے لہذا مجھے افسوس ہے کہ اُن کی دلچسپی کا یہ عالم ہے۔

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: There was an amendment in it but none is present. Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2013, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا مکمل ہوا۔اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 23۔اگست 2013 کو صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔